حضور پاک کی امت کی خصوصیات

18-October-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جب جُمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ کریم فِرِشتوں کو بھیجتا ہے، جِن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مُجھ پر کَثْرَت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔(کنزالعمال، کتاب الاذکار، ۱/ ۲۵۰، حدیث: ۲۱۷۴)

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی کوئی کمی سَروَرا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی وبیشی وتبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے بیان میں ہم **"حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت کی خصوصیات"** کے بارے میں سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ سب سے پہلے ہم سنیں گی کہ تورات شریف میں امتِ مصطفٰے کی کن کن خصوصیات (Characteristics) اور فضائل و کمالات کو اُجاگر کیا گیا ہے، جب حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو امتِ محبوب کی خصوصیات کا علم ہوا تو انہوں نے کس چیز کی خواہش کا اظہار کیا اس خواہش کے بارے میں بھی ہم سنیں گی، اس کے بعد امتِ محبوب کی افضلیت کی وجہ اور امتِ سرکار کے 6 عظیم الشان فضائل بھی بیان ہوں گے، اُمتِ محبوب کے افراد کے حافظے کس قدر مضبوط ہوتے ہیں اس تعلق سے بزرگوں کے اقوال اور حافظ الحدیث حضرت

سَیِّدُنا امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بے مثال یادداشت کا ایک واقعہ بھی ہم سنیں گی۔ آخر میں غمخوارِ امت، پیکرِ علم و حکمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی امت سے محبت و شفقت کی چند جھلکیاں بھی یہاں بیان ہوں گی۔ اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔ بعض اسلامی بہنیں دورانِ بیان تسبیح کے ذریعے ذِکرو درود شریف وغیرہ پڑھتی رہتی ہیں۔ یاد رکھئے! یہ اِس کا موقع نہیں ہے، ہم چُونکہ علمِ دِین سیکھنے کی نیّت سے یہاں جمع ہوئی ہیں تو دورانِ بیان پوری توجہ بیان کی طرف ہی ہونی چاہئے، کیونکہ علمِ دین سیکھنے پر مشتمل بیان سُننا بھی ذِکرُ اللہ ہی میں شامل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تورات میں اُمَّتِ محمدیہ کے فضائل

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی بہت ہی پیاری کتاب **"اللہ والوں کی باتیں"** جلد 5 صفحہ نمبر 516 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: "اے میرے مولا! میں نے تورات میں ایک ایسی امت کا ذکر پایا ہے جو سب امتوں سے بہتر (Better) ہو گی، لوگوں کو بھلائی کا حکم دے گی اور بُرائی سے منع کرے گی، وہ پہلے اور بعد والی تمام کتابوں پر ایمان لائے گی، گمراہوں سے قِتال کرے گی حتّٰی کہ کانے دجال کو بھی قتل کرے گی۔ حضرت سَیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: "اے میرے پاک پروردگار! اسے میری اُمَّت بنادے۔" اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: "اے موسٰی! وہ احمدِ مجتبٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت ہے۔" حضرت سَیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: "اے میرے پروردگار! میں نے ایک ایسی امت کا ذکر پایا جس کے لوگ اللہ پاک کی بہت حمد کریں

گے، سورج کا خیال رکھیں گے (یعنی نماز اور روزوں کی وجہ سے ہمیشہ سورج کے طلوع وغروب کا حساب رکھیں گے اور اس کی جنتریاں چھاپا کریں گے۔ اسلامی نمازیں افطار سحری تو سورج سے ہیں مگر خود روزے عیدین حج وغیرہ چاند سے اس لئے مسلمان دونوں کا حساب رکھتے ہیں اور کوئی قوم یہ دونوں کام نہیں کرتی۔ (مرآۃ المناجیح،۸/۵ ملتقطاً)) اور منصبِ حکومت وامامت پر فائز ہوں گے، جب کسی کام کا ارادہ کریں گے تو کہیں گے: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم اس کام کو کریں گے۔ "حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: "اے میرے پروردگار! اسے میری اُمَّت بنادے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! وہ احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت ہے۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے ربّ کریم! میں نے تورات میں ایسی اُمَّت کا ذکر پایا جن کی دعائیں قبول ہوں گی اوران کے حق میں دعائیں قبول کی جائیں گی، ان کی سفارش قبول ہوگی اوران کے حق میں سفارش قبول کی جائے گی۔ یہ کہہ کرحضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: الٰہی! تو انہیں میری اُمّت بنادے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! وہ احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے ربّ کریم! میں نے تورات میں ایسی امت کا ذکر پایا ہے جو بلندی پر چڑھیں گے تو اللہ پاک کی کبریائی بیان کریں گے اور جب کسی وادی میں اُتریں تو اللہ پاک کی حمد وثنا بیان کریں گے، ان کے لئے پوری زمین پاک ہو گی اور وہ جہاں بھی ہوں ساری زمین ان کے لئے قابل نماز ہو گی، وہ ناپاکی سے پاکی حاصل کریں گے، جہاں پانی (Water) نہ پائیں گے وہاں مٹی سے پاکی حاصل کرنا ان کے لئے ایسا ہو گا جیسے پانی سے اور بروزِ قیامت وضو کے اثر سے ان کے اعضائے وضو چمکتے ہوں گے۔ یہ کہہ کرحضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو انہیں میری اُمَّت بنادے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! وہ احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفٰے

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت ہے۔حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی:"اے ربّ کریم!میں نے (تورات میں) ایسی امت کا ذکر پایا ہے کہ جب وہ کوئی نیک کام کرنے کا ارادہ کریں گے تو ان کے لئے ایک نیکی لکھ دی جائے گی اور جب وہ نیکی کر لیں گے تو ان کی نیکی کو 10 سے 700 گنا تک بڑھا دیا جائے گا اور اگر کسی گناہ کا ارادہ کریں گے تو ان کے لئے کچھ نہیں لکھا جائے گا اور اگر گناہ کا اِرتکاب کر بیٹھیں گے تو اُن کے لئے صرف وہی گناہ لکھا جائے گا۔" یہ کہہ کر حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی:"اے میرے پروردگار!تو انہیں میری اُمّت بنادے۔"اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:"اے موسیٰ! وہ اَحمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت ہے۔حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے تورات میں دیکھا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی:"اے اللہ پاک!میں نے ایک اُمَّتِ مرحومہ کا ذکر پایا جو کمزور ہونے کے باوجود کتابُ اللہ کے وارث ہوں گے اور تو نے انہیں چن لیا ہے،ان میں سے کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہو گا، کوئی درمیانی راہ چلنے والا ہو گا اور کوئی نیکیوں میں سبقت کرنے والا ہو گا،میں نے ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں پایا جس پر رحم نہ کیا گیا ہو۔" یہ کہہ کر حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی:"اے پاک پروردگار!تو انہیں میری اُمّت بنا دے۔"اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:"اے موسیٰ!وہ احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت ہے۔"

حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے تورات میں دیکھا تو عرض کی:"اے اللہ پاک!ان کے مَصاحِف ان کے سینوں میں (محفوظ) ہوں گے،وہ اہلِ جنت کا سا مختلف(Different) رنگوں کا لباس پہنیں گے اور فرشتوں کی طرح صفیں بنا کر نماز پڑھیں گے،مساجد میں ان کی آوازیں شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی طرح ہوں گی اور جہنم میں ان میں سے وہی شخص داخل ہو گا جو نیکیوں سے اس طرح خالی ہو جیسے پتھر درخت کے پتوں سے خالی ہوتا ہے۔" یہ کہہ کر حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض

کی: ''اے میرے پروردگار! تو انہیں میری اُمّت بنادے۔'' اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ''اے موسٰی! وہ احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت ہے۔'' جب حضرت سَیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو اس فضیلت سے تعجب ہونے لگا جو اللہ پاک نے سَیِّدُ الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُن کی اُمّت کو عطا فرمائی تو کہنے لگے: ''کاش! میں حضرت سَیِّدُنا محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اصحاب میں سے ہوتا۔'' تو اللہ پاک نے ان کی رضا کے لئے تین آیات نازل فرمائیں:

یٰمُوْسٰۤى اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَ بِكَلَامِیْ ﳲ فَخُذْ مَاۤ اٰتَیْتُكَ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَ كَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّ تَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّ اْمُرْ قَوْمَكَ یَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَاؕ سَاُورِیْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۴۵﴾ (پ ۹، الاعراف: ۱۴۴، ۱۴۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اے موسٰی میں نے تجھے لوگوں سے چُن لیا اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے تو لے جو میں نے تجھے عطا فرمایا اور شکر والوں میں ہو اور ہم نے اس کے لئے تختیوں میں لکھ دی ہر چیز کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل اور فرمایا اے موسٰی اسے مضبوطی سے لے اور اپنی قوم کو حکم دے کہ اس کی اچھی باتیں اختیار کریں عنقریب میں تمہیں دکھاؤں گا بے حکموں کا گھر۔

وَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤى اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ یَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ (پ ۹، الاعراف: ۱۵۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور موسٰی کی قوم سے ایک گروہ ہے کہ حق کی راہ بتاتا اور اسی سے انصاف کرتا۔

یہ سن کر حضرت سَیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام پوری طرح راضی ہو گئے۔ (اللہ والوں کی باتیں، ص ۵۱۶ تا ۵۱۹ ملخصاً وملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! اُمّتِ سرکار کو ربِّ کریم نے دو چار یا پانچ نہیں بلکہ بے شمار فضائل و برکات اور کئی خصوصیات سے نوازا ہے، وہ تورات شریف جسے اللہ پاک نے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل فرمایا اس مقدس آسمانی کتاب کے اندر بھی اس عظیم اُمّت کے فضائل و کمالات اور شاندار خصوصیات کو بیان کیا گیا ہے، حتّٰی کہ جب موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو علم ہوا کہ یہ تمام فضائل و کمالات امتِ سرکار کے ہیں تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں اس اُمَّت کو اپنی اُمَّت بنانے کی اِلتجا (Request) پیش کی مگر جب اس کی اجازت نہ ملی تو پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُمَّتِ محبوب میں شامل ہونے کی خواہش کا اِظہار ان الفاظ میں کیا کہ **"کاش! میں حضرت سیّدُنا محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اصحاب میں سے ہوتا۔"** اللہ پاک کا کروڑہا کروڑ احسان ہے کہ اس نے رسول کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں ہمیں مسلمان بنایا اور ہمیں رحمتِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمت میں شامل فرما کر ہم پر اتنا بڑا احسان فرمایا ہے کہ اگر ہم اس کے اس احسان پر ساری زندگی بھی اس کا شکر بجالاتی رہیں تب بھی اس کا حق ادا نہ کرپائیں۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے مشہورِ زمانہ نعتیہ دیوان **"وسائل بخشش"** میں لکھتے ہیں کہ

شکر تیرا کہ اُن کی امّت میں
مجھ کو اے ذوالجلال رکھا ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۴۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُمّتِ سرکار کے افضل ہونے کی وجہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! جس طرح حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) تمام رسولوں کے سردار اور سب سے افضل ہیں، بِلا تشبیہ حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے صدقہ میں حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) کی اُمت تمام اُمتوں سے افضل۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۵۴) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ کریم کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دامنِ کرم ہمارے ہاتھوں میں آیا یقیناً ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں سب سے افضل ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمت بھی پچھلی تمام اُمتوں سے افضل ہے اور افضلیت کی وجہ ہر گز ہر گز یہ نہیں کہ اس اُمت میں کثرت سے سرمایہ دار ہوں گے، اِن میں انجینئر اور ڈاکٹر کثیر ہوں گے، نہ ہی فضیلت کی یہ وجہ ہے کہ یہ جنگجو اور بہادر اور قوی ہوں گے یا یہ اِس لیے افضل ہیں کہ نہایت ہی چالاک وزیرک ہوں گے بلکہ اِن کی افضلیت کی وجہ تو یہ ہے کہ یہ نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کے اَہم مَنْصَب پر فائز ہیں چنانچہ پارہ 4، سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 110 میں خدائے رحمٰن کا فرمانِ عالیشان ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

تفسیرِ خازن میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھا ہے: اس اُمَّت کو نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کی بدولت دیگر تمام امتوں پر فضیلت دی گئی ہے اور اسی سبب سے یہ امت تمام امتوں میں سب سے بہترین امت ہے، پس ثابت ہوا! اس امت کے بہترین ہونے کی وجہ (Reason) اس کے افراد کا نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا ہے۔ (تفسیرِ خازن، پ ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۱۰، ۱/ ۲۸۹)

اُمّتِ محبوب کے 6 فضائل

حَکِیمُ الامُت حضرت مفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کردہ آیتِ مُبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے بے شمار فضائل ہیں، یہاں ان میں سے کچھ عرض کئے جاتے ہیں: (1) یہ اُمّت آخر اُمَم ہے، گزشتہ اُمتوں کے عُیُوب قرآنِ کریم میں بیان ہوئے، جس سے وہ ساری دُنیا میں بدنام ہوگئیں، مگر اِس اُمّت کے بعد نہ کوئی نیا نبی آئے گا، نہ کوئی آسمانی کتاب جس میں اِس کے عُیُوب بیان ہوں، غرضیکہ اس اُمّت کی پردہ پوشی کی گئی۔ (2) پچھلی کُتُب میں اس اُمّت کے اَوصاف کا ذِکر تو تھا ان کے عُیُوب کا تذکرہ نہ تھا جس کے باعث وہ لوگ اس اُمّت میں ہونے کی تمنّا (Wish) کرتے تھے۔ (3) جیسے ربِّ کریم نے دیگر اَنبیائے کرام (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو نام لے کر پُکارا ہمارے حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اَلقاب سے، اسی طرح ان کی اُمتوں کو نَسبی ناموں سے پکارا گیا: (یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ، یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ ہَادُوۡا) وغیرہ مگر اس اُمّت کو (یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا) کے دِلکش و پیارے خطاب سے نوازا گیا۔ (4) پچھلی اُمتیں اپنے نبیوں کے بعد ساری ہی گمراہ ہوجاتی تھیں مگر اِس اُمّت میں تا قیامت ایک فرقہ (سوادِ اعظم یعنی اہلسنّت وجماعت) حق پر رہے گا۔ (5) اِس اُمّت میں ہمیشہ اَولیاءُ اللہ و عُلَمائے رَبّانی ہوتے رہیں گے، جس درخت کی جڑ ہری رہے اس میں پھل پھول آتے ہی رہتے ہیں۔ (6) یہی اُمّت کل قیامت کے دِن بارگاہِ الٰہی میں گزشتہ نبیوں کی گواہی دے گی کہ خدایا! انہوں نے اپنی قوموں کو تبلیغ کی تھی۔ (تفسیر نعیمی، پ ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۱۰، ۴/۹)

اے خدائے دوجہاں احسان تیرا ہے بڑا

تو نے پیدا ان کی امّت میں ہمیں فرمایا ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۴۶۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اُمّتِ سرکار کو ربِّ کریم نے جن خصوصیات سے نوازا ہے ان میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اللہ پاک نے اس امت کو حافظے کی مضبوطی کی عظیم الشان نعمت عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ

کم عمری میں علم کا حُصُول

حضرت سَیِّدُنا حسین بن عبدالرحیم عراقی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس امت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ لوگوں نے اپنی کم عمری میں جن علوم پر عبور حاصل کیا، گزشتہ امتیں لمبی عمر ملنے کے باوجود حاصل نہ کر سکیں، یہی وجہ ہے کہ اتنی کم عمری میں اس امت کے مجتہدین پر علوم و معارف کے خزانے کھل گئے۔ (شرح زرقانی علی المواھب، خصائص امتہ... الخ، ۴۷۸/۷)

حفظ و یادداشت کی صلاحیت

حضرتِ سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ کریم نے اس امت کو حفظ و یاد داشت کی وہ صلاحیت عطا فرمائی ہے جو پچھلی امتوں میں سے کسی کو بھی عطا نہیں کی گئی، (حیرت انگیز حافظے کی) اللہ پاک نے اس نعمت کو سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت کے ساتھ خاص فرمایا اور اس کی بدولت اس امت کی عزت افزائی فرمائی۔ (شرح زرقانی علی المواھب، خصائص امتہ... الخ، ۴۷۸/۷)

آیئے! حُصولِ برکت کے لئے قوتِ حافظہ کے عظیم جوہر سے مالا مال اور اُمّتِ محبوب کو فیضانِ

حدیث سے فیضیاب فرمانے والے ایک عاشقِ رسول بزرگ کے قوتِ حافظہ کے بارے میں سُنئے اور جھومئے، چنانچہ

تین لاکھ احادیثِ مبارکہ

نَاصِرُ الحَدِیۡث،اَمِیۡرُالمُؤمِنِیۡن فِی الۡحَدِیۡث حضرت سَیِّدُنا ابو عَبۡدُ اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی قوتِ حفظ بیان کرنے کے لئے یہ بات ہی کافی ہے کہ جس کتاب کو وہ ایک نظر دیکھ لیتے تھے وہ انہیں حفظ ہو جاتی تھی، تحصیلِ علم کے ابتدائی دور میں انہیں ستر ہزار احادیث حفظ تھیں اور بعد میں جا کر یہ عدد تین لاکھ تک پہنچ گیا، جن میں سے ایک لاکھ احادیث صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح تھیں، ایک مرتبہ "بلخ" نامی شہر گئے تو وہاں کے لوگوں نے فرمائش کی آپ اپنے شیوخ سے ایک ایک روایت بیان کریں تو آپ نے ایک ہزار شیوخ سے ایک ہزار احادیث زبانی بیان کر دیں۔

(ارشادالساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۱/۵۹ ملتقطاً)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اُمّتِ محبوب کی خصوصیات میں سے ایک بہترین خصوصیت یہ بھی ہے کہ بروزِ قیامت جب پچھلی اُمتیں اپنے نبیوں کو جھٹلائیں گی تو اللہ کریم اُمتِ سرکار کو یہ شرف عطا فرمائے گا کہ اس دن یہ انبیائے کرام کے حق میں گواہی دے گی، جیسا کہ

نبیوں کے حق میں اُمتِ محبوب کی گواہی

نبی کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ کریم قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت نوح عَلَیۡہِ السَّلَام اور ان کی امت کو بُلائے گا اور فرمائے گا: تم نے نوح کو کیا

جواب دیا تھا؟ وہ کہیں گے: انہوں نے نہ ہمیں کبھی دعوت دی، نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا، نہ کبھی نصیحت کی اور نہ ہمیں کسی چیز کا حکم دیا اور نہ منع کیا، حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: اے میرے ربّ کریم! میں نے انہیں ایسی دعوت دی جو اوّلین و آخرین سب کو شامل تھی، اللہ کریم فرشتوں سے فرمائے گا: احمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اور ان کی امت کو بلاؤ، تو سلطانِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی امت اس شان سے حاضر ہوں گے کہ ان کا نُور ان کے آگے آگے ہو گا۔ حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمَّت سے کہیں گے: کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے اپنی قوم کو اللہ پاک کا پیغام پہنچادیا تھا اور انہیں سمجھانے کی بہت کوششیں کی تھیں، انہیں پوشیدہ اور علانیہ طور پر دوزخ سے بچانے کی کوششیں کیں لیکن پھر بھی یہ میری دعوت سے دُور بھاگتے رہے۔ تو آقائے نامدار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کہیں گے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے جو کچھ کہا ہے، وہ سب سچ ہے۔ اس پر حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کہے گی: اے احمد: آپ کو اور آپ کی امت کو اس کا کیا علم؟ ہم سب سے پہلی اُمَّت ہیں جبکہ آپ اور آپ کی اُمَّت سب سے آخر میں تشریف لائے ہیں، تو مکی مدنی سلطان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سورۂ نوح تلاوت فرمائیں گے، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سورت ختم فرمائیں گے تو آپ کی امت کہے گی کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ سچا واقعہ ہے اور اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک اللہ پاک ہی غالب حکمت والا ہے۔ (مستدرک، کتاب: تواریخ المتقد مین من الانبیاء والمرسلین،شھادۃ نبینا وامتہ...الخ، ۳/ ۴۱۴، حدیث:۴۰۶۶)

یہ سب اللہ کی عنایت ہے مل گئی مُصْطَفٰے کی اُمّت ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۶۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طاعون اس امت کے لئے رحمت ہے

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! طاعون ایک ایسی جان لیوا وبائی بیماری ہے جس کو ڈاکٹر (پلیگ) Plague کہتے ہیں۔ اس بیماری میں گردن، بغلوں اور ران کے کنارے میں آم کی گٹھلی کے برابر گلٹیاں نکل آتی ہیں۔ جن میں بے پناہ درد اور ناقابلِ برداشت سوزش ہوتی ہے ۔ شدید بخار چڑھ جاتا ہے ، آنکھیں سرخ ہوکر دردناک جلن سے شعلے کی طرح جلنے لگتی ہیں، (بالآخر) مریض شدتِ درد اور شدید بے چینی وبے قراری میں تڑپ تڑپ کر بہت جلد مر جاتا ہے۔ (عجائب القرآن، ص ۲۶۱)

یاد رہے! طاعون کا یہ تباہ کن مرض پچھلی امتوں کے لئے عذاب مقرر کیا گیا تھا مگر یہ اُمَّتِ محبوب کی خصوصیات میں سے ہے کہ اللہ پاک نے اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں اسی مرض کو مومنوں کے لئے باعثِ رحمت بنادیا، چنانچہ

اُمَّتِ محمدیہ پر اللہ کریم کا خاص فضل وکرم

بخاری شریف کی حدیثِ پاک میں ہے کہ تمام نبیوں کے سردار، جنابِ احمدِ مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: طاعون ایک عذاب تھا کہ اللہ پاک جس پر چاہتا اسے بھیجتا۔ پھر اللہ کریم نے مؤمنین کے لئے اسے رحمت بنادیا۔ تو جو شخص طاعون پھیلنے کے زمانے میں اپنے شہر میں صبر کے ساتھ طلبِ ثواب کے لئے اس اعتقاد کے ساتھ ٹھہرا رہے کہ اسے وہی پہنچے گا جو اللہ کریم نے اس کے لئے لکھ دیا ہے تو اس کے لئے شہید کی مثل ثواب ہے۔ (بخاری، کتاب الطب، باب اجر الصابر فی الطاعون، ۴/۳۰ حدیث:

۵۷۳۴)

حضرت علامہ غلام رسول رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ اس اُمَّتِ مُحَمَّدِیَہ پر اللہ کریم کی بہت مہربانی ہے کیونکہ جو بیماری دوسری امتوں کے لئے عذاب مقرر کی گئی ہے وہ اس امت کے لئے اللہ پاک کی رحمت ہے۔ طاعون بنی اسرائیل کے لئے عذاب اور اِس امت کے لئے رحمت ہے۔ (تفہیم البخاری، ۵/ ۳۵۵) دوسرے مقام پر فرمایا: اس اُمّت کے مومنوں کے لئے طاعون کو رحمت کیا ہے اس کا رحمت ہونا اس اعتبار سے ہے کہ یہ شہید کے ثواب کو شامل ہے اگرچہ صورت کے اعتبار سے سخت تکلیف دہ ہے۔ (تفہیم البخاری، ۸/ ۸۰۰)

کرم اے شافعِ محشر کھلے اَعمال کے دفتر　　گو بدکار و کمینہ ہوں مگر ہوں تیری امّت سے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۴۰۲)

8 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "انفرادی کوشش"

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اللہ کریم کی رحمت پر قربان کہ اس نے مدینے کے تاجدار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے لئے طاعون کہ جو پچھلی امتوں کے لئے بطورِ عذاب مقرر تھا اسے اس اُمّت کے لئے رحمت بنادیا۔ جس سے یہ اندازہ لگانا ذرا بھی مشکل نہیں کہ اللہ پاک اپنے پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کی امت سے کتنی محبت فرماتا ہے۔ ذرا سوچئے! گناہوں کے ارتکاب کے سبب اگر اس اُمت کے لئے بھی طاعون کو عذاب بنادیا جاتا تو کس قدر ذلت و رسوائی ہوتی، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ پاک کی نافرمانیوں سے بچیں، خوب خوب نیکیاں بجالائیں اور سُنّتوں بھری زندگی گزاریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ

اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکت سے گناہوں سے نفرت، نیکیوں سے محبت اور سُنّتوں پر عمل کا جذبہ نصیب ہوتا ہے، لہٰذا اس مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور اپنے علاقے میں ذیلی حلقے کے 8 مَدَنی کاموں میں حصہ لیجئے 8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "انفرادی کوشش" بھی ہے آپ تمام اسلامی بہنوں کی بارگاہ میں مدنی التجاہے کہ نئی نئی اسلامی بہنوں پر اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے اِنھیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے مُنسلک کیجئے، مُعلِّمہ، مُبلِّغہ اور مُدَرِّسہ بنا کر دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام بڑھائیے۔ وہ اسلامی بہنیں جو پہلے آتی تھیں مگر اب نہیں آتیں، بالخصوص اُن پر اِنفرادی کوشش کر کے اُنہیں مَدَنی ماحول سے دوبارہ وابَستہ کیجئے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانی دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں: دعوتِ اسلامی کا 99 فی صد مدنی کام انفِرادی کوشش سے ممکن ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انفرادی کوشش کی برکت سے کئی اسلامی بہنیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو چکی ہیں آیئے! آپ کی ترغیب و تحریص کے لئے انفرادی کوشش کی ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے چنانچہ

گناہوں کے دلدل سے کیسے نکلی؟

ایک اسلامی بہن کے بارے میں آتا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل وہ فکرِ آخرت سے غافل تھیں۔ اس گناہوں بھری زندگی سے نجات کی ترکیب یوں بنی کہ کسی نے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تالیف "فیضانِ سنّت" اور کچھ رسائلِ عطاریہ بطور تحفہ ان کے گھر بھجوا دیے۔ یوں انہیں علم و عرفان کے موتیوں سے لبریز تالیف "فیضان سنّت" پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آسان و شائستہ الفاظ اور عشقِ رسول کی خوشبوؤں سے معطر و معنبر اس تحریر نے گویا ان کے اندر

ایک نئی روح پھونک دی۔ جس کی برکت سے ان کے اخلاق و کردار اور عمل میں دن بدن مثبت تبدیلیاں رونما ہونے لگیں۔ مزید کرم یہ ہوا کہ کچھ اسلامی بہنوں کی انفرادی کوشش کی برکت سے انہیں دعوتِ اسلامی کا مشکبار مدنی ماحول میسر آگیا، جس کی برکت یہ ظاہر ہوئی کہ انہیں اپنی گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی توفیق نصیب ہوگئی اور وہ اپنی قبر و آخرت کی بہتری کے لیے سنّتوں بھری زندگی گزارنے میں مشغول ہو گئیں۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیوض و برکات حاصل کرنے لیے عطاریہ بھی بن گئیں۔ تادمِ تحریر علاقائی مشاورت کی ذمّہ دار کی حیثیّت سے حسبِ توفیق دینِ متین کی خدمت کر رہی ہیں۔ (انوکھی کمائی، ص21)

اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو　　　　اندھیرا ہی اندھیرا تھا اُجالا کر دیا دیکھو

"اگر آپ کو بھی دعوت اسلامی کے مدنی ماحول کے ذریعے کوئی مدنی بہار یا برکت ملی ہو تو آخر میں مدنی بہار مکتب پر جمع کروادیں."

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! شبِ قدر وہ عظیمُ الشَّان رات ہے جس کی اَہمِیّت و فضیلت کو مسلمان کا بچہ بچہ جانتا ہے، کیونکہ اِس رات میں قُرآنِ کریم اُتارا گیا، یہ رات ہزار (1000) مہینوں سے افضل ہے، اِس رات کی فضیلت میں قرآنِ کریم کے تیسویں پارے میں ایک مکمل (Complete) سُورت بھی موجود ہے اس کے علاوہ اس رات کے اور بھی بہت سے فضائل و برکات کتابوں میں موجود ہیں۔ یاد رہے! اس امت سے پہلے بھی کئی اُمتیں آئیں مگر کسی کو بھی یہ عظیم الشان نعمت نہیں ملی مگر رب کریم نے تمام نبیوں کے سردار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت کو یہ شرف بخشا کہ اسے شبِ قدر جیسی عظیم الشان اور مبارک رات کا تحفہ عطا فرمایا، چنانچہ

شبِ قدر عطا کی گئی

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ ہوا، جس نے ایک ہزار ماہ اللہ کریم کی راہ میں لڑائی کی۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اس سے بہت تعجب ہوا اور تمنا کرنے لگے: کاش! ان کے لئے بھی ایسا ممکن ہوتا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ کریم کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے ربِّ کریم! تو نے میری اُمّت کو کم عمر عطا فرمائی اب ان کے اعمال بھی کم ہوں گے۔ تو اللہ کریم نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو شبِ قدر عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو میں نے تجھے اور تیری امت کو ہر سال عطا فرمائی ہے۔ یہ رات ماہِ رمضان میں تمہارے لئے اور قیامت تک آنے والے تمہارے اُمتیوں کے لئے ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ (الروض الفائق، ص ۴۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! ہمارے بخشے بخشائے آقا، ہم گناہگاروں کے گناہوں کو بخشوانے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے اُمتیوں پر کس قدر مہربان ہیں کہ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا قصہ بیان ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ غمِ اُمت میں بے قرار ہوگئے اور اسی بے قراری کے عالم میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بارگاہِ الٰہی میں غمِ اُمت کا اظہار کیا تو اللہ پاک نے رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لعل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری اُمت کو شب قدر جیسی مبارک نعمت سے سرفراز فرمایا۔ یاد

رہے! غمِ اُمّت کا یہ پہلا واقعہ نہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنی امت سے اتنی محبت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کئی مواقع پر گناہگارانِ امت کو یاد فرمایا، چنانچہ

دنیا میں جلوہ اَفروز ہوتے ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سَجدہ فرمایا اور ہونٹوں پر یہ دُعا جاری تھی: رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ یعنی پَرْوَرْدَگار! میری اُمَّت میرے حوالے فرما۔ (فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۷۱۲)

امام زُرقانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں: ''اُس وَقْت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُنگلیوں کو اِس طرح اُٹھائے ہوئے تھے جیسے کوئی گِرْیہ وزاری کرنے والا اُٹھاتا ہے۔ (زرقانی علی المواھب، ولادتہ وعجائب ومارات۔۔۔الخ، ۱/۲۱۱)

رَبِّ ھَبْ لِی اُمَّتِی ''کہتے ہوئے پیدا ہوئے حق نے فرمایا کہ بخشا ''الصَّلٰوۃُ والسَّلام

(قبالۂ بخشش، ص۹۴)

اِسی طرح رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سفرِ معراج پر روانگی کے وقت اُمَّت کے عاصِیوں کو یاد فرما کر آبدیدہ ہوگئے، دیدارِ جمالِ خداوندی اور خصوصی نوازشات کے وقت بھی گُنہگارانِ اُمَّت کو یاد فرمایا۔ (بخاری، کتاب التوحید، باب قولہ تعالٰی (وکلم اللّٰہ موسٰی تکلیمًا)، ۴/۵۸۱، حدیث: ۷۵۱۷ مفھوماً) عُمر بھر (وقتاً فوقتاً) گُنہگارانِ اُمَّت کے لیے غمگین رہے۔ (مسلم، باب دعاء النبی لامتہ،...الخ، ص۱۰۹، حدیث: ۲۰۲ مفھومًا) جب قبر شریف میں اُتارا لبِ جاں بخش کو جُنْبِش تھی، بعض صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان نے کان لگا کر سُنا، آہستہ آہستہ اُمَّتی (میری اُمَّت) فرماتے تھے۔ قِیامت میں بھی اِنہیں کے دامن میں پناہ ملے گی، تمام اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے ''نَفْسِی نَفْسِی اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِی'' (یعنی آج مجھے اپنی فکر ہے کسی اور کے پاس چلے جاؤ) کہیں گے اور اس غَمخوارِ اُمَّت کے لب پر ''یَارَبِّ اُمَّتِی اُمَّتِیْ'' (اے رَبّ! میری اُمَّت کو بخش دے) کا شور ہوگا۔ (مسلم، باب ادنی اھل الجنّۃ منزلۃ فیھا، ص۱۰۶، ۱۰۵،

حدیث: ۱۹۴ مفہوماً)

جو نہ بھُولا ہم غریبوں کو رضا ذِکر اُس کا اپنی عادت کیجئے
(حدائقِ بخشش، ص۱۹۸)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سنا آپ نے! رحمتِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گناہگار اُمّت سے کتنی مَحَبَّت واُلفت فرماتے ہیں اور آپ کو اپنی اُمّت کا کتنا خیال رہا۔ جبکہ دوسری جانب اگر ہم اس امت کے حالِ زار کا جائزہ لیں تو یہ دل خراش حقیقت (Reality) سامنے آئے گی کہ اُمّت مسلمہ کی اکثریت اب اپنے اس محسن ومہربان آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احسانات اور فرامین کو بُھلا کر فرائض و واجبات کی ادائیگی سے غافل ہو کر نفس وشیطان کی پیروی میں مشغول ہے، قرآنِ کریم کے ارشادات کو بُھلا بیٹھی ہے، علم وعلما کی اہمیت سمجھنے سے محروم دکھائی دیتی ہے، عاشقانِ رسول سے رشتہ توڑ کر بُری صحبتوں کی شیدائی ہوگئی ہے، اپنے بزرگوں کی تعلیمات کو بالکل فراموش کر چکی ہے، سنتوں سے منہ موڑ کر فیشن پرستی کی دلدل میں دھنستی جارہی ہے، غیر مسلموں اور فاسق و فاجر لوگوں کی نقالی کرنے میں فخر محسوس کرتی ہے، حقوق اللہ وحقوق العباد کی ادائیگی کی اہمیت سے غافل ہو چکی ہے، سُود، جوا، شراب نوشی، رشوت، بدکاری، حرص ولالچ، قتل و غارت گری اور قطعِ رِحمی کی آفت میں مبتلا ہے، جبکہ جھوٹ، غیبت، حسد، تکبر، وعدہ خلافی، ظلم، عیب جوئی، فحاشی، والدین کی نافرمانی، چوری، ڈاکہ زَنِی، بے حیائی اور بے پردگی جیسی کئی تباہ کُن بُرائیوں کا شکار ہے۔ الامان والحفیظ

وہی اُمّت خطاؤں میں پڑی ہے رات میں جن کے لئے رویا کئے مانند شبنم یا رسول اللہ
(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"مجلس مدنی انعامات"

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے آپ کو بیان کردہ برائیوں سے بچائیں، سنتیں اپنائیں، علم دین حاصل کرکے دوسروں تک پہنچائیں، اگر آپ بھی اپنا ظاہر و باطن نیک کرنا چاہتی ہیں تو آیئے! عشقِ رسول کا جام پینے، کامل اُمّتی بننے، اپنے ظاہر و باطن کو سنتوں کے سانچے میں ڈھالنے اور گناہوں سے پیچھا چھڑانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 104 شعبہ جات میں دینِ مَتِیْن کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، ان شعبہ جات میں سے ایک **مجلس مدنی انعامات** بھی ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی خواہش کے مُطابق اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور جامعاتُ المدینہ و مَدارِسُ المدینہ کے طلبہ و طالبات کو باعمل بنانے اور مَدَنی اِنعامات پر عمل کی ترغیب دِلانے کیلئے مجلس مدنی انعامات کا قیام عمل میں لایا۔ امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: کاش! دیگر فرائض و سُنَن کی بجاآوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان مَدَنی انعامات کو بھی اپنی زندگی کا دستورُ العمل بنا لیں اور تمام ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی بھی اپنے حلْقے میں ان (مَدَنی انعامات کے رسائل) کو عام کر دیں اور ہر مسلمان اپنی قَبْرو آخِرت کی بہتری کیلئے ان مَدَنی اِنعامات کو اِخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ پاک کے فضل و کرم سے جَنّتُ الْفِردوس میں مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین انعام پالے۔ آیئے! ہم بھی نِیَّت کریں کہ نیکی کے اس کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گی اور نہ صرف خود عمل کریں گی بلکہ دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں۔ سرکارِ ابدِ قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں   نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

کھانا کھانے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آیئے! مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**سنّتیں اور آداب**" سے کھانا کھانے کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں۔ ☆ ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھولیجئے۔ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو یہ پسند کرے کہ اللہ پاک اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے تب بھی وضو کرے۔ (ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، باب الوضوء عند الطعام، حدیث ۳۲۶۰، ج ۴، ص ۹) حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: اس (یعنی کھانے کے وضو) کے معنٰی ہیں: ہاتھ و منہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلی کرلینا۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۶، ص ۳۲) ☆ کھانے سے پہلے جوتے اُتار لیجئے۔ ☆ کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لیجئے۔ ☆ اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ، پڑھ لیجئے۔ ☆ کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے تو اگر کھانے میں زہر بھی ہو گا

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اثر نہیں کرے گا: (دعا یہ ہے:) بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ (یعنی اللہ پاک کے نام سے شروع کرتی ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ سے زندہ و قائم رہنے والے۔) (فردوس الاخبار، حدیث: ۱، ۱۹۵۵/۲۷۴) ☆ سیدھے ہاتھ سے کھائیے۔ ☆ اپنے سامنے سے کھائیے۔ ☆ کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگائیے، مثلاً یہ نہ کہیے کہ مزیدار نہیں، کچا رہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ و خلافِ سنت ہے بلکہ جی چاہے تو کھا لیجئے ورنہ ہاتھ روک لیجئے۔ ☆ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہیے، مکروہ و خلافِ سنت ہے۔ (سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی) عادتِ کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمایا ورنہ نہیں اور پرائے گھر عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص و بے مُروتی پر دلیل ہے

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد